جمالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱ ربیع الاول ۱۴۴۸ / ۲۰۲۶ کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذِیشان صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا، فَلْیُکْثِرْ عَلَیَّ الْعَبْدُ مِنَ الصَّلَاۃِ أَوْ لِیُقِلَّ. یعنی جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اب بندے کی مرضی زیادہ دُرود پاک پڑھے یا کم۔" (الصلاۃ علی النبی لابن ابی عاصم، ص:۳۵)

جو دُرُود و سلام پڑھتے ہیں | اُن پہ رب کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حسن مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے عاشقان میلاد! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کے اس نے ہمیں جشن ولادت منانے کا موقع عطا فرمایا، ان شاء اللہ خوب دھوم دھام سے اس سال بھی جشن ولادت منائیں گے اور جگہ جگہ اپنے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکر کی محافل منعقد کریں گے، امیر اہل سنت دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں:

منانا جشنِ میلادُ النبی ہرگز نہ چھوڑیں گے
جلوسِ پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
منائیں گے خوشی ہم حشر تک جشنِ ولادت کی
سجاوٹ اور کرنا روشنی ہرگز نہ چھوڑیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گے، یاد رکھیں! کائنات میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا حسین نہ کبھی پیدا ہوا نہ ہو گا، آسمان کے نیچے، زمین کے اوپر، کوئی ایسی ماں نہیں جس نے آپ جیسا خوب صورت، دلکش، حسین، یکتا پیدا کیا ہو، بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی بڑھ کر حسین و جمیل تھے۔ امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے پیارے پیارے، آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ حُسن و جمال عطا فرمایا ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی، اور مثال ملے بھی کیسے؟ کیوں کہ اللہ پاک نے آپ جیسا حسین و جمیل (Most Beautiful) کوئی اور بنایا ہی نہیں، حسن و جمال مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسا تھا کہ کوئی کہتا ہے چہرہ مبارک چاند جیسا ہے تو کوئی کہتا ہے کہ رخ روشن سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں، تو کوئی کہتا ہے آپ سے بڑھ کر خوبصورت دُنیا میں آیا ہی نہیں۔ (حسن و جمال مصطفٰی، ص:۲)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مِثْلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

یعنی یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ جیسا تو کبھی نہ دیکھا گیا، نہ آئندہ دیکھا جائے گا، کیوں کہ اللہ پاک نے آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں فرمایا، جہانوں کی بادشاہی آپ ہی کو سجتی ہے، اس لیے ہم نے آپ کو جہانوں کا بادشاہ مان لیا ہے۔

امام اہل سنت نے یہ شعر اپنی جانب سے نہ کہا، بلکہ یہ شعر احادیث کی ترجمانی کر رہا ہے، جی ہاں! صحابیِ نبی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُلُّ شَیْءٍ حَسَنٍ قَدْ رَأَيْتُ، فَمَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ میں نے ہر حسین چیز جس کو دیکھا تو میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے زیادہ حسین کسی کو نہیں پایا۔

(سبل الهدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۷)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہ دیکھا۔

(الشمائل المحمدية، ص ۳۳)

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب سے رُخِ انور کی تجلیاں دیکھیں تو پکار اٹھے: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. میں نے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے پہلے اور بعد آپ جیسا نہیں دیکھا۔ (سبل الهدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۸۵)

اس کے علاوہ وہ صحابۂ کرام جنھوں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا حسن وجمال بیان کیا، بالآخر اسی نتیجے پر پہنچے کہ آپ جیسا خوب صورت دنیا میں کوئی نہیں آیا۔

خامۂ قدرت کا حُسنِ دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

شرح کلام رضا: اے میرے اللہ! تیری کاری گری اور تیرے قلم کی قوتِ تخلیق کی دست کاری کے قربان جاؤں، تو نے اپنے پیارے کی صورت کیسی بے مثال، لاجواب اور با کمال بنائی ہے کہ ان کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! ✿✿✿ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

آیئے اس حوالے دو ائمہ کرام کے اقوال سنتے ہیں:

امام شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کامل ایمان یہ ہے کہ بندہ اس پر

یقین رکھے کہ جس طرح اللہ پاک نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیدا فرمایا، اس طرح مخلوق میں نہ پہلے کوئی ظاہر ہوا نہ بعد۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے لیے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مکمل حسن و جمال ظاہر نہیں کیا گیا، کیوں کہ ہمارے آنکھوں میں اتنی طاقت نہیں کہ آپ کو دیکھ سکیں۔ (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية جلد 2، صفحه 5، مطبوعه مكتبة التوفيقيه)

برادر اعلیٰ حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اشعار کی صورت میں اس طرح بیان فرمایا کہ

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَينِي
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّساءُ

یعنی یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ سے زیادہ حسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءًا مِن كُلِّ عَيبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَما تَشاءُ

یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ ہر عیب و نقصان سے پاک پیدا کیے گئے ہیں، گویا آپ ایسے ہی پیدا کیے گئے جیسے حسین و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

سبحان اللہ! کیا بات ہے نبی اکرم کے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حسن و جمال کی!

اے عاشقان رسول! اللہ پاک کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہے، آپ وہ ہیں، جن کے لیے رب کریم نے کائنات بنائی، دنیا کو وجود بخشا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی انس و جن، چرند و پرند، شمس و قمر، الغرض کائنات کی ہر ہر چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقہ و طفیل میں پیدا فرمائی، تو ذرا غور کریں کہ جو شخصیت وجہ تخلیق کائنات ہو، اللہ پاک اس محبوب اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر حسین و جمیل اور بے مثال پیدا فرمائے گا، ہم میں سے جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ میرا محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے خوبصورت سب سے زیادہ حسین و جمیل ہو، تو بلا تمثیل رب کریم کی رحمت کب اس بات کو گوارا کرے گی کہ اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر کوئی اور حسین و جمیل ہو، لہذا کائنات میں سب سے خوبصورت، سب سے دلکش اور بے مثال شخصیت نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہے۔ آپ کا ہر ہر عضو بے مثل و بے مثال ہے، آپ کی ناک، کان، آنکھ، ابرو، زلفیں، قدم، بازو، ہر ہر عضو لاجواب ہے، کیوں کہ آپ کے تخلیق کرنے والا خود رب کائنات ہے۔

امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحٰے ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم
ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جلوۂ جاناں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے عاشقان حسن و جمالِ مصطفیٰ! ذرا اپنی نگاہوں کو جھکا لیں، آنکھیں بند کر لیں اور تصور کریں کہ ہمارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کیسے حسین و جمیل ہوں گے، کہ کائنات میں آپ جیسا حسین کسی ماں نے جنا ہی نہیں، وہ سراپا نور، وہ جلوۂ رب غفور، وہ محبوبِ کردگار، جن کی نگاہِ ناز دور و نزدیک کی ہر چیز کو یکساں دیکھیں، جس میں رحمت اور عظمت کی جھلکیاں ہیں۔ ان کی زلفیں! کیا کہنے اس سیاہی کی... وہ کالی کالی، شانوں کو چومنے والی، خوشبو بکھیرتی پیاری پیاری زلفیں، جن میں دلوں کا قرار چھپا ہوا ہے۔ ان کے ابروئے مبارک، جس کو دیکھنے کے لیے عشاق تڑپتے ہیں، وہ داڑھی شریف، جس سے انوار و تجلیات برسیں، اور وہ مبارک بازو، وہ قوت والے بازو، ان کے کانِ مقدس، جو عرشِ بریں سے آنے والی وحی کی سرگوشیاں سنتے، اور جن کے ذریعہ کلامِ الٰہی امت تک پہنچتا۔ وہ ناک مبارک، جو جنت کی مہک کو محسوس کرے، اور جس میں فطرت کی خوشبوئیں آکر ناز کرتی ہیں۔ اور ان کی زبانِ حق گو، جو صداقت کی پیکر، حق کا آئینہ، اور کلامِ الٰہی کی ترجمان ہے۔ جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا، اور جس کے الفاظ نے دلوں کو فتح کر لیا۔ وہ جمالِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے، جس پر عرش بھی نازاں، فرش بھی قرباں، اور عاشقوں کے دل دیوانہ وار دھڑکنے لگتے ہیں۔

آیئے! حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی مشکل کُشا رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں چلتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، حضور! ذرا، اپنے آقا و مولی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا حسن و جمال تو بیان کریں، جن کا صبح و شام دیدار کر کے آپ اپنے بخت جگایا کرتے تھے، جن کی زیارت کر کے آپ کو سکون ملتا تھا، دل کو قرار حاصل ہوتا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو بہت زیادہ دراز قد تھے اور نہ ہی بالکل پست قد، بلکہ درمیانے قد سے کچھ بلند تھے، رنگ مبارک سفید تھا جس میں سُرخی کی آمیزش بھی تھی، مبارک زلفیں بہت زیادہ گھنگھریالی نہ تھیں بلکہ کچھ خمدار تھیں جو کانوں تک ہوا کرتیں، کُشادہ پیشانی، سُرمگیں آنکھیں، چمکدار (Pearl-white) دانت، بلند بینی، گردن خوب شفّاف جیسے چاندی کی صراحی، جب چلتے تو مضبوطی سے قدم جماتے، جیسے بلندی سے اُتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو کامل توجُّہ فرماتے، جب قیام فرماتے تو لوگوں سے بلند معلوم ہوتے اور جب بیٹھتے تب بھی سب میں نُمایاں ہوتے، جب کلام فرماتے تو لوگوں پر خاموشی چھا جاتی، جب خطبہ اِرشاد فرماتے تو سامعین پر گریہ طاری فرما دیتے، لوگوں پر سب سے زیادہ رحیم و مہربان، یتیموں کے لیے شفیق باپ کی مانند، بیواؤں کے لیے کریم و نرم دل، سب سے زیادہ بہادر، سب سے زیادہ سخی اور روشن چہرے والے تھے، عباء (جُبہ) زیبِ تن فرماتے، جَو کی روٹی تَناوُل فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تکیہ چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چارپائی کیکر کی لکڑی کی تھی جو کھجور کے پتوں کی رسی سے بُنی ہوئی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو عمامے تھے ایک کا نام سَحاب جب کہ دوسرے کو عُقاب کہا جاتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اشیائے ضرورت میں تلوار ذُوالفَقار، اونٹنی عضباء، خچر دُلدُل، دراز گوش یعفور، گھوڑا بحر، بکری برکۃ، عصا ممشوق اور جھنڈا (Flag) ''لِواءُالحمد'' کے نام سے مَوسُوم تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ کو خود باندھتے اور اُسے چارا ڈال دیا کرتے، کپڑوں کو پیوند لگا لیا کرتے اور جُوتے کی اصلاح بھی خود ہی فرما لیا کرتے تھے۔ مکمل حُلیہ مُبارکہ بیان فرمانے کے بعد اَمیرُ الْمُؤمنین حَضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ وَجْہَہُ الْکَرِیْم پکار اٹھتے ہیں: لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَ لَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ، میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ جیسا کوئی اور نہیں دیکھا۔

(ازالۃ الخفاء،۴/۴۹۹،ملتقطاً وترمذی:۵/۳۶۴،حدیث:۳۶۵۷و:۳۶۵۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک قول کہ ”یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ جیسا میری آنکھ نے نہ پہلے دیکھا، نہ بعد“ کے تحت مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ کا حسن کماحقہ‘ میں بیان نہیں کر سکتا، بس اتنا سمجھ لو کہ میری آنکھوں نے نہ آپ سے پہلے حسین دیکھا نہ آپ کے بعد۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی آنکھ تو کیا دیکھتی جناب جبرئیل امین علیہ السلام کی آنکھوں نے ایسا نہ دیکھا۔(مرآۃ المناجیح،۶/۴۱)

حُسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سُنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
وہی دھوم ان کی ہے مَا شَاءَ اللہ
مِٹ گئے آپ مٹانے والے

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی بیان کرتے ہیں: حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے جس طرح کمال سیرت میں تمام اولین و آخرین سے ممتاز اور افضل و اعلیٰ بنایا اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جمالِ صورت میں بھی بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا۔ ہم اور آپ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے مثال کو بھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو دن رات سفر و حضر میں جمال نبوت کی تجلیاں دیکھتے رہے انہوں نے محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مثال کے فضل و کمال کی جو مصوری کی ہے اس کو سن کر یہی کہنا پڑتا ہے جو کسی مداحِ رسول نے کیا خوب کہا ہے کہ

لَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ اَبَدًا وَّ عِلْمِیْ اَنَّهٗ لَا یَخْلُقُ

یعنی اللہ پاک نے حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مثل پیدا فرمایا ہی نہیں اور میں یہی جانتا ہوں کہ وہ کبھی نہ پیدا کرے گا۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص:۵۶۱)

اللہ اللہ! آپ کا حُسن و جمال
دوست کیا دشمن کے دل کو بھا گیا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! ✿✿✿ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنے دراز قد نہ تھے کہ حد اعتدال سے دور ہوں۔ آپ کا رنگ شریف سفید مائل بہ سرخی تھا یا سرخی پیلا ہوا سفید جو کہ بہت ہی حسین ہوتا ہے۔ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بال شریف نہ تو حبشہ والوں کی طرح بالکل چھلے دار مڑھے ہوئے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ بال سیدھے کناروں پر خم دار تھے ایسے بال بہت حسین معلوم ہوتے ہیں۔ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم درمیانہ قد تھے مائل بہ درازی یہ قد بہت حسین ہوتا ہے۔ رنگت سفید جس میں سرخی پلائی ہوئی اور وہ جگمگاتی ہوتی تھی یہ حسن کی انتہا ہے۔ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ مبارک قدم شریف تھے تو بھاری مگر کھال مبارک نہایت نرم تھی جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعضاء ریشم سے بھی زیادہ نرم تھے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۱)

اے عاشقانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اب آیئے! چند اعضائے مبارکہ کے متعلق سنیں اور اپنے دلوں کو روشن و منور کریں!

جسم شریف:

حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا جسمِ اطہر سراپا نور، حسن و جمال کا ایسا پیکر تھا جو کسی انسانی تخیل کی حدوں میں سمانا ممکن نہیں۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مُعْتَدِلَ الخَلْقِ، بَادِنَ مُتَمَاسِك حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا تمام کا تمام جسم مبارک متوازن متناسب اور انتہائی خوبصورت تھا، سرکار صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے جسم مبارک کے تمام ہی اعضاء ایک دوسرے سے مضبوطی سے جڑے ہوئے تھے، یعنی آپ ڈھیلے ڈھالے نہیں بلکہ قوی اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ (الشمائل المحمدية، ص ٢٠)

اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے

شرح کلام رضا: سبحان اللہ! آپ کے نورانی جسم میں نور کی ایسی تجلیاں بھر دی گئی ہیں کہ اے میری جان کی بھی جان (جانِ کائنات صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ میں آپ کو نور کی بھی جان کہوں۔

کس درجہ ہے روشن تنِ محبوبِ اِلٰہ
جامہ سے عِیاں رنگِ بدن ہے وَ اللہ
کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے رضاؔ
فریاد کو آئی ہے سیاہیِ گناہ

شرح کلام رضا: اللہ کے محبوب (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا جسم منور کس قدر روشن ہے کہ قسم بخدا! لباس مبارک سے بدن اقدس کا رنگ چھن چھن کر باہر آ رہا ہے۔ آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے لباس مبارک پر جو دھندلاہٹ سی نظر آ رہی ہے، یہ میل کچیل نہیں ہے،

ذرا غور سے دیکھو اور آنکھیں کھولو! یہ تو ہم گناہ گاروں کے گناہوں کی سیاہی ہے جو آپ کا دامن پکڑ کر بخشش کی التجا کر رہی ہے۔

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں :اے عاشقانِ میلاد مصطفےٰ! انسان کے جسم میں سب سے زیادہ معزز عضو "چہرہ"(Face)ہے کیوں کہ بندہ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو چہرے ہی کی طرف نظر جاتی ہے۔ صحابیِ رسول، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمدان کی ایک خاتون نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کیا ہے، میں نے کہا: حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک چہرہ کیسا تھا؟ تو اُس نے کہا: چودھویں رات کے چاند کی طرح، ایسا چہرہ نہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔ (مدارج النبوۃ،۲/۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رخسار مبارک:

نبی مکرم شاہِ بنی آدم کے رخسار مبارک نہایت خوب صورت، روشن و منور، نگاہوں کو مسرور کرنے والا، ایسے کہ کوئی ایک مرتبہ دیکھ لے تو بار بار دیکھنے کی طرف دل مائل ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ الْخَدَّيْنِ. رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفید روشن رخسار والے تھے۔ (سبل الھدی والرشاد، ج۲، ص۲۹)

وصفِ رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرحِ والشمس و ضُحےٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

شرح کلام رضا: ہم جو اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخ انور کی تعریف کرتے ہیں، تو کوئی ناجائز یا معمولی کام نہیں کرتے، بلکہ سورۂ والشمس اور سورۂ والضحیٰ کی تشریح کرتے ہیں، اور اس کی تعریف کرتے ہیں، جس کی خدا نے تعریف کر کے اس کو محمود (تعریف کیا ہوا) بنا دیا ہے۔ مفسرین کرام نے والشمس اور والضحیٰ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ انور مراد ہے۔

وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بِینوں میں کیا بجتا ہے لَہرا نور کا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! ✿✿✿ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آنکھ مبارک:

شہنشاہِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھیں سیاہ، بڑی اور خوبصورت، جن میں حیاء کی چمک، محبت کی گہرائی اور جلال کی جھلک نمایاں تھی۔ حدیث شریف میں ہے: كَانَ رَسُوۡلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ. رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔ (الشمائل المحمدية، ص٢٧)

حضرت جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

كُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ : أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بأكحل. جب میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتا تو آپ کی آنکھیں سرمگی ہوتیں، حالاں کہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(الشمائل المحمدية، ص٣٧٢)

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

شرح کلام رضا: مدینہ شریف کی گلیوں میں خراماں خراماں چلنے والے محبوب کی عرش معلی پر بھی آمد ورفت (آنا جانا) ہے اور اللہ کی مہربانی سے دلوں کے رازوں کی نہ صرف خبر رکھتے ہیں، بلکہ ان کو دیکھتے بھی ہیں، الغرض زمین و آسمان ہو یا مکان ولا مکاں ہو، کوئی ذرہ ایسا نہیں ہے، جو آپ کی نگاہوں کے سامنے نہ ہو، اور ہاں ہاں دیکھو تو اللہ جو صرف غیب نہیں بلکہ غیب الغیب ہے کہ ہم سے فرشتے غیب اور فرشتوں سے اللہ پاک غیب تو جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کو دیکھ لیا، تو اور کیا آپ سے پوشیدہ رہا۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وَاسِعُ الْجَبِيْنِ أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ. رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مبارک بڑی کشادہ تھی، ابرو مبارک بڑی خوبصورت اور باریک تھیں، جو پوری طرح آپس میں ملی ہوئی بھی نہیں تھیں، دونوں ابرو مبارک کے درمیان ایک رگ تھی جو جلال کے وقت ابھر کر نمایاں ہو جاتی تھی۔ (الشمائل المحمدیۃ، ص٥٦)

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جَبِینِ سَعادت پہ لاکھوں سلام

شرح کلام رضا: جب حشر بپا ہو گا اور نفسا نفسی کا عالم ہو گا، کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہو گا، تو شفاعت کا سہرا ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر پہ باندھا جائے گا، تو پھر اس لجپال آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سعادت والی پیشانی پہ کیوں نہ لاکھوں بار درود وسلام پیش کیا جائے جن کی وجہ سے ہماری یہاں بھی بگڑی بن رہی ہے اور وہاں بھی بنے گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! ✿✿✿ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

امام اہل سنت کا کلام

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہماری زبانوں اور قلموں میں اتنی طاقت نہیں کہ کماحقہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و کمال کو بیان کر سکیں، حصولِ برکت کے لیے ہم نے کچھ باتیں سننے کی سعادت حاصل کی ہے، اب ذرا سنیں! عاشقوں کے امام سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار کی صورت میں سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح و ثنا بیان کرنا شروع کی، کئی مبارک اوصاف ذکر کیے، لکھتے ہیں:

سرور کہوں کہ مالک و مَولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابِشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلّا کہوں تجھے
تیرے تو وَصف عیب تناہی سے ہیں بَری
حیراں ہُوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامُشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیاکہوں تجھے

ان اشعار کے معانی ملاحظہ فرمائیں!

اے میرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کو (نبیوں، رسولوں کا) سردار کہوں، اپنا آقا و مولیٰ کہوں، حضرت خلیل علیہ السلام کے گلستان کا گل (خوبصورت پھول) کہوں یا کیا کیا کہوں؟ کیوں کہ آپ میں یہ تمام صفات بھی ہیں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار صفات اللہ پاک نے آپ کے اندر رکھی ہوئی ہے۔

سبحان اللہ! آپ کے نورانی جسم میں نور کی ایسی تجلیاں بھر دی گئی ہیں، کہ اے میری جان کی بھی جان (جان کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ میں آپ کو نور کی بھی جان کہوں۔

یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے اوصاف حمیدہ کی تو کوئی حد ہی نہیں (یہ معنی ہے عیب تناہی کا کہ آپ کے کمالات کی حد بندی کرنا بھی آپ کو عیب لگانے والی بات ہے جس سے فقط آپ ہی نہیں آپ کی شان بھی وراء ہے) میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپ کی عظمت و شان کے لیے میں کہاں سے الفاظ لے کر آؤں، کیوں کہ جو کچھ بھی کہوں گا، آپ اس سے بلند و بالا ہیں۔

آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ثناخواں کا آپ کی عظمت و شان کے سامنے حیران ہو کر خاموش ہو جانا اور عیب تناہی سے بری ہونے کی بات کرتا، اپنے لفظوں کو آپ کی بارگاہ کے قابل نہ سمجھتا اور تھک ہار کر اپنی بے بسی کا اقرار کرلیتا، اسی میں ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ثناخواں سب کچھ کہہ گیا ہے اور جو سمجھنے والے ہیں، وہ سمجھ گئے ہیں۔

بالآخر امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے قلم ڈال دیا، اور فرمایا:

لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے بات یہاں ختم کر دی ہے کہ آپ کا غلام احمد رضا آپ کو اللہ کا بندہ خاص کہے گا اور اللہ کی ساری مخلوق کا آپ کو آقا و مولی کہے گا۔

اللہ پاک ہم سب کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حقیقی فیضان نصیب فرمائے آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد